اجتہادی مسائل جن میں دلائل محتمل ہوں ان میں تشدد نہ کریں اور عام فتوے کا خیال رکھیں

www.ahlulathar.net

کورونا کی وباء کے پیشِ نظر لاک ڈاؤن جاری رہنے کی صورت میں عید کی نماز کے تعلق سے بعض مسائل

شیخ سلیمان بن سلیم اللہ الرحیلی حفظہ اللہ کہتے ہیں:

طلابِ علم کو یہ نہیں کرنا چاہئے کہ وہ عام یا رسمی فتوے کے خلاف مسائل ظاہر کریں۔ کیونکہ اس سے عوام الناس میں تشویش کی صورت پیدا ہوگی اور اس سے اختلافِ مذموم پیدا ہوگا۔ تو محض اجتہادی مسائل میں، عام اور رسمی فتوے کا خیال رکھا جائے گا جو اس ملک میں صادر کیا گیا ہے اور طلابِ علم کے لئے یہ لائق نہیں ہے کہ وہ اس فتوئے کی خلاف ورزی ظاہر کریں سوائے اس حالت میں کہ اختلاف ظاہر کر دیا گیا ہو اور اسے نشر بھی کر دیا گیا ہو تو اس حالت میں کوئی طالبِ علم کھڑا ہو کر اس مسئلے میں وضاحت کر دے کہ اس میں اختلاف قدیم دور سے چلا آ رہا ہے اور پھر وہ راجح قول کو بیان کر دے اور لوگوں کی رہنمائی کرے کہ اس مسئلے میں وسعت ہے اور یہ کہ مسلمانوں کا اتحاد عام یا رسمی فتوے پر ہونا خیر کی بات ہے۔

مثال کے طور پر: اگر مفتی عام (مفتی اعظم) یا فتویٰ کمیٹی کی طرف سے یہ فتویٰ صادر ہو چکا ہے کہ عید کی نمازیں گھروں میں پڑھی جائیں گی تو اس کے خلاف قول جو (عید کی) نماز کو گھروں میں نہ پڑھنے کا ہے اسے ظاہر نہیں کرنا چاہئے۔ اور اگر کسی ملک میں رسمی طور پر یہ فتویٰ صادر ہو چکا ہے کہ اسے بغیر خطبہ کے پڑھا جائے گا تو اس کے مخالف قول کو ظاہر نہیں کرنا چاہئے کہ خطبہ دینے کا قول بھی ہے! تاکہ عوام الناس میں ہم تشویش کی صورت نہ پیدا کر دیں اور اتحاد قائم رہے۔ رہا کسی شخص کا اپنا عمل جو وہ اپنے گھر کے اندر کر رہا ہے بغیر لوگوں کے سامنے ظاہر کئے ہوئے تو یہ الگ بات ہے اور جو وہ صحیح سمجھ رہا ہے اسے کرے۔

مثال کے طور پر ہمارے یہاں سعودی عرب میں اور اسی طرح تک جہاں تک مجھے خبر ملی ہے اور میں نے تلاش کیا ہے کہ اکثر مسلمان ممالک میں رسمی فتویٰ صادر ہو چکا ہے کہ نماز (عید) گھروں میں پڑھی جائیں گی بغیر خطبے کے۔ سماحۃ الشیخ علامہ مفتی عام سعودی عرب شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ آل الشیخ نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ عید کی نماز گھروں میں بغیر خطبے کے پڑھی جائے گی۔ تو اسی فتوے کو ظاہر کرنا چاہئے تاکہ امت میں اتحاد قائم رہے۔ اگر بالفرض کسی ملک میں یہ رسمی فتویٰ صادر ہوتا ہے کہ عید کی نماز گھروں میں خطبے کے ساتھ پڑھی جائے، تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔ اس میں وسعت ہے۔

اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ میں تو ایسے ملک میں ہوں جس میں رسمی فتویٰ صادر نہیں ہوتا جیسے مسلم اقلیتی ملکوں[1] میں تو ایسی صورت میں میں کیا کروں؟ میں کہتا ہوں جو پہلے میں کہہ چکا ہوں کہ اگر تم اکیلے پڑھ رہے ہو تو پھر کوئی خطبہ نہیں ہے۔ اور اگر تم اپنے اہل وعیال کے ساتھ جماعت سے پڑھ رہے ہو تو اس میں وسعت ہے۔ اگر تم چاہو تو نماز پڑھ کر خطبہ دو اور اگر تم چاہو تو نماز پڑھ کر خطبہ نہ دو۔ اگر تم مجھ سے پوچھو گے کہ آپ کی کیا نصیحت ہے؟ تو میں کہوں گا کہ تم نماز پر ہی اکتفیٰ کرو کیونکہ انس رضی اللہ عنہ کے اثر سے یہی ظاہر ہے گرچہ اس میں بھی احتمال ہے[2]۔

---

۱ جیسے ہندوستان، امریکہ اور بریطانیہ وغیرہ

۲ جیسا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے جسے عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں الطحاوی نے شرح معانی الآثار میں ذکر کیا ہے کہ انس (رضی اللہ عنہ) اپنے مقام زاویہ میں ہوتے اور جب بصرہ میں امام کے ساتھ ان کی نماز چھوٹ جاتی تو وہ اپنے اہل وعیال اور غلاموں کو جمع کرتے، پھر اپنے آزاد کردہ غلام عبداللہ بن ابی عتبہ کو حکم دیتے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ (دیکھئے مصنف عبدالرزاق: ۵۸۵۵)۔ نیز امام بخاری رحمہ اللہ تعلیقا اپنی صحیح میں انس بن مالک سے جزما روایت کرتے ہیں کہ انس بن مالک نے اپنے غلام ابن ابی عتبہ کو زاویہ میں حکم دیا تو انہوں نے ان کے اہل خانہ اور ان کے بیٹوں کو جمع کیا اور انہیں شہر والوں کی طرح اور ان کی (طرح) تکبیر کے ساتھ نماز پڑھائی۔ ان آثار میں خطبے کا ذکر تو نہیں ہے مگر اس کا احتمال ہے کہ خطبہ چونکہ عید کے نماز کے بعد ہوتا ہی ہے اسی لئے اسے الگ سے بیان نہیں کیا گیا۔ ایسے مسائل جن میں صریح نصوص نہ ہوں اور دلائل محتمل ہوں تو ان میں وسعت ہوتی ہے اور ان میں مخالفین پر تنقید اور سختی کرنا تشدد ہے۔ واللہ اعلم

طلابِ علم کو چاہیئے کہ ان کے پاس فقہ اور سمجھ ہو۔ شریعت کے عظیم مقصدوں میں سے اجتماع کلمہ (یعنی مسلمانوں کا متحد ہونا ہے) اور گروہوں میں نہ بٹنا اور نہ ہی عوام الناس میں تشویش اور بے چینی کی صورت پیدا کرنا ہے۔ اس لئے اختلاف کی بات کو ظاہر کر کے عوام الناس میں تشویش اور بے چینی نہیں پیدا کرنی چاہیئے الا یہ کہ یہ نرمی اور علمی بیان کے ساتھ کی جائے۔ رہا ایسے مسائل جو محض اجتہاد کی وجہ سے (مختلف) ہوں تو ان کو ظاہر نہیں کرنا چاہیئے جب وہ عام اور رسمی فتوے کے مخالف ہوں تا کہ مسلمان متحد رہیں۔ اس عظیم مسئلے کی تحقیق میں جس میں بہت زیادہ لوگ باتیں کر رہے ہیں اور جس کے تعلق سے بہت سارے سوالات آ رہے ہیں کورونا کی وباء کے مد نظر یہی بات مجھ پر ظاہر ہوئی واللہ اعلم۔

(مصدر: لیکچر بعنوان: أحكام زكاة الفطر و يوم العيد في ظل جائحة كورونا : از شیخ سلیمان الرحیلي حفظہ اللہ امام وخطیب مسجد قباء و مدرس مسجد النبوي)

ترجمہ اور حاشیہ: ابو مریم اعجاز احمد